شرف عالم
ریسرچ اسکالر
شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی

اُردو کا پہلا اشتہار

ABSTRACT

Urdu's first advertisement
By Sharaf-e-Alam, Research Scholar, Department of Urdu, University of Karachi.

Advertising has become an integral part of our everyday life. It has a long history. In Urdu too advertising and advertisement have been around for quite long now. This article traces and analyses the first-ever Urdu advertisement and its historical background.

ابلاغ ہر دور میں انسان کے لیے ایک لازمی ضرورت رہا ہے۔ اپنی بات، احساس اور مراد کے اظہار کے لیے انسان نے ہر دور میں مختلف ذرائع اور انداز استعمال کیے۔ ہاتھوں کے اشارے، تصویری علامتیں، طرح طرح کی آوازیں اور حرکات وسکنات ابلاغ کے اس عمل میں انسان کے مُمِدّ ومعاون رہیں۔ زبانوں کی تشکیل کا ابتدائی مرحلہ صرف لفظوں کی ادائیگی یا بیان تک محدود رہا، بعد ازاں عقل انسانی نے علامتوں کے ذریعے اپنا مدعا لکھ کر واضح کرنا شروع کیا۔ پھر جانوروں، درختوں، اجرام فلکی اور دیگر عناصر کو استعمال میں لا کر بنائی جانے والی علامتوں سے ہی حروفِ تہجی کی ابتدائی شکلیں سامنے آئیں۔ یعنی زبان پہلی بار تحریری صورت میں مشتہر ہونا شروع ہوئی (۱)۔

جب اپنے مدعا، خیال اور نظریے کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی ضرورت پیش آئی تو دنیا میں اشتہار سازی کے عمل کا آغاز ہوا۔ جس کے آثار قدیم مصر میں نرسل کے پودے کی چھال (پٹیلہ گھاس) سے تیار کیے گئے کاغذ پر لکھی گئی بعض تحریروں میں ملتے ہیں، کتبوں اور قدیم مصری مدفنوں کی دیواروں کی تحریروں میں خطِ تصویر کے حروف کندہ پائے گئے ہیں (۲)۔ جبکہ قدیم روم اور پومپائے کی باقیات میں ماہرین آثار قدیمہ کو ایسی واضح علامات اور نشانات ملے ہیں جو کہ اس دور کی تہذیب وثقافت کی بخوبی عکاسی کرتے ہیں جن میں دیواروں پر بنی پوسٹر نما کچھ ایسی تصاویر بھی شامل ہیں جن پر گھوڑے سے جڑی رتھوں پر ہونے والے انسانی طاقت اور مہارت کا اظہار ہوتا ہے (۳)۔

دورِ قدیم میں نقارہ بجا کر فرمانِ شاہی عوام تک پہنچانے کا عمل دراصل پیغام کو مشتہر کرنے کا ذریعہ تھا۔ حکومتی مہریں مٹی ہوئی تہذیبوں کی باقیات سے برآمد ہونے والے کتبے اور تحریریں یقیناً ابلاغ کے عمل کو کسی نہ کسی سطح پر پورا کرتی ہیں لیکن اشتہار کی تعریف پر پوری نہیں اترتیں۔ ایک اشتہار کا مقصد صرف اسی وقت پورا ہوتا ہے جب اس کے ذریعے ابلاغ کا عمل

مکمل ہو، اگر کسی اشتہار کو دیکھنے، سننے یا پڑھنے کے بعد ابلاغ نہیں ہو رہا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اشتہار اپنا مقصد پورا نہیں کر پا رہا۔ مگر کسی بھی اشتہار کی افادیت متاثر ہونے کے باوجود اس کے مقامِ اشتہار میں کوئی فرق واقع نہیں ہوگا۔

اشتہار دراصل صنعتی یا مشینی دور کے آغاز کے بعد بڑے پیمانے پر کارخانوں اور فیکٹریوں میں تیار ہونے والی اشیا کو مارکیٹ کرنے کا ذریعہ تھے (۴)۔ برصغیر کے اخبارات و رسائل میں شائع ہونے والے ابتدائی دور کے اشتہارات برطانیہ اور یورپی ملکوں سے درآمد کی جانے والی مصنوعات پر مبنی ہوا کرتے تھے، جو وہاں کے مقامی انگریز اور ہندوستانی ساہوکار شائع کروایا کرتے تھے۔ ہکیز گزٹ کے ابتدائی شماروں میں ایسے کچھ اشتہارات کے حوالے ملتے ہیں (۵)۔

اشتہار اور اشتہاریات بالعموم ادب کا موضوع قرار نہیں پاتے، بظاہر تو ایسا ہی ہے۔ چوں کہ اشتہار میں کوئی لطیف بات یا پرکیف عبارت شاذ و نادر ہی نظر آتی ہے۔ اور اگر ایسی کوئی ایک سطری تحریر، کسی دستی خط، قدِ آدم اشتہاری تختے یا کسی اخباری اشتہار کی زینت بن بھی جائے تو ادیب و نقاد سے زیادہ ایک ماہر سماجیات کے لیے زیادہ دل چسپی کا باعث بنتی ہے۔

اردو زبان میں شائع ہونے والے اوّلین اشتہار کی کھوج لگانا، اس تناظر میں خاصا دقت طلب ہے کہ کسی کتبے پر لکھی عبارت، کسی قدیم غار میں کندہ تحریر، عہد پارینہ کی کوئی سرکاری مہر، ایک فرمانِ شاہی یا کسی سیّاح کے قدیم سفرنامے کے کچھ بچے کچھے اوراق میں سے اشتہاریات کا کوئی پہلو نکالا جائے۔ لیکن زیرِ بحث موضوع اس کا متقاضی نہیں۔ کشمیر یونیورسٹی، سرینگر کے شعبہء اردو کے ڈاکٹر اسلم جمشید پوری دنیا کے سب سے پہلے اشتہار کے بارے میں لکھتے ہیں ''ایک تحقیق کے مطابق دنیا کا سب سے پہلا اشتہار ہندوستان میں تیار ہوا تھا۔ یہ اشتہار بنکر و بیپاری سنگھ کے ذریعے گپت عہد میں ایک سوریہ مندر کی دیواروں پر لگوایا گیا تھا۔ یہ مندر آج کل دِش پور (مندسور) میں واقع ہے۔ اشتہار سنسکرت زبان میں تھا (۶)'' مگر فاضل مضمون نگار نے اس کا کوئی مستند حوالہ نہیں دیا ہے، یہ امر ان کے اس دعوے کی تصدیق اور توثیق میں مانع ہے۔

اخبار میں شائع ہونے والا پہلا اردو اشتہار

برصغیر میں پہلا چھاپہ خانہ ۱۶۷۴ء میں ممبئی میں قائم ہوا، جس کے تقریباً ۱۰۰ سال بعد ۱۷۸۰ء میں ''ہکیز گزٹ'' کے نام سے کلکتہ سے شائع ہونے والے اخبار کا سراغ ملتا ہے جو کہ بالاتفاق ہندوستان کا پہلا اخبار مانا جاتا ہے (۷)۔ لیکن اخبار چوں کہ انگریزی زبان میں تھا اس لیے اردو میں اشتہار ناپید تھے، جبکہ اخبارات کے اس اولین دور میں اشتہار سے زیادہ خبر کی اہمیت مقدم تھی لہٰذا کسی بھی زبان میں اشتہارات کے بہت کم نمونے سامنے آئے ہیں۔

اولین اردو اشتہار کا سراغ اٹھارویں صدی کے آخری عشرے میں کلکتہ ہی سے شائع ہونے والے ایک اور انگریزی اخبار ''کلکتہ کرونیکلز'' میں ملتا ہے۔ جس میں بیک وقت دو زبانوں انگریزی اور اردو میں دیوان حافظ کا ایک مختصر اشتہار شائع ہوا تھا (۸)۔ ایک کالم کے اس مختصر اشتہار میں دیوان حافظ کا عنوان اور ایک سطر اردو میں ہے، اخبار میں شائع شدہ اشتہار کے عکس کی عبارت درج ذیل ہے۔

دیوان حافظ ''دیوان خواجہ حافظ شیرازی معہ دیباچہ وقصاید''

برصغیر پاک وہند میں اردو صحافت کا آغاز ''جام جہاں نما'' سے ہوا(۹)۔لہٰذا کسی اردو اخبار میں شائع ہونے والے پہلے اشتہار کی کھوج میں لامحالہ اردو کے پہلے اخبار ''جام جہاں نما'' سے آغاز کرنا ہوگا۔جس کا اجرا ۲۸ مارچ ۱۸۲۲ء کو کلکتے سے ہوا۔جوکہ اولاً فارسی زبان میں تھا جبکہ اس کا اردو ضمیمہ ۲۳ مئی ۱۸۲۳ء سے شروع کیا گیا(۱۰)۔اس اخبار کے ابتدائی شماروں کی عدم دستیابی کی بنا پر یہ عقدہ کھلنا مشکل ہے کہ اس میں شائع ہونے والا پہلا اشتہار کون سا تھا۔مگر ''تاریخ صحافت اردو'' کے مصنف امداد صابری نے اپنی تحقیق میں کئی اخبارات میں شائع ہونے والے اشتہارات کے متن یکجا کر دیے ہیں(۱۱)۔

پوسٹر میں شائع ہونے والا پہلا اردو اشتہار

اشتہار سازی کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو پوسٹر پر لکھ کر پیغام پہنچانے کا عمل قدیم اور اوّلین ذریعۂ ابلاغ کے طور پر سامنے آتا ہے۔قدیم مصر میں دیواروں پر کندہ تحریروں کے آثار، روم اور پومپائے کی باقیات، خاص طور پر روم میں عوامی مقابلہ گاہوں میں پتھروں پر بنی تصویروں میں کسی مقابلے کے اعلان یا اشتہار کے واضح آثار پائے گئے ہیں(۱۲)۔

دنیا کے مختلف خطوں کی قدیم غاروں میں چرند پرند اور دیگر اشیاء کی اشکال اور تحریروں کے آثار، وہاں کی حکومتوں کی سرپرستی میں متعلقہ اداروں نے محفوظ کر لیے ہیں۔ ۱۳؎ اگر دیکھا جائے تو یوسفؑ کا مصر کے بازار میں فروخت کیا جانا بھی ایک طرح سے چلتے پھرتے پوسٹر کا پہلو لیے ہوئے ہے۔صدا لگا کر مال فروخت کرنے کا قدیم انداز دور حاضر میں بھی بڑی کامیابی سے جاری وساری ہے۔''رستے کا مال سستے''۔۔۔۔۔''ہوگئی شام، گر گئے دام''۔۔۔۔آج بھی کسی روایتی بازار یا مارکیٹ میں ہوشیار اور تخلیقی ذہن کے حامل دکان دار گاہکوں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے ایسے ہی فقروں کا سہارا لیتے ہیں۔حال ہی میں لندن میں مچھلی کے پتھارے پر ایک پاکستانی شخص کا ''ایک پاؤنڈ میں مچھلی'' گا کر فروخت کرنے کا عمل ساری دنیا میں شہرت حاصل کر چکا ہے(۱۴)۔

دنیا کے کسی بھی خطے میں پوسٹر سازی کے باقاعدہ آغاز کی کھوج کسی اخبار کے اشتہار کے مقابلے میں زیادہ کٹھن کام ہے۔کیوں کہ پوسٹرز کو اشیا کی فروخت کے لیے اشتہار کا ذریعہ بنائے جانے سے قبل مختلف اعلانات اور اطلاع رسانی کے لیے استعمال کیا جاتا تھا، جو عموماً عوامی مقامات پر چسپاں کیے جاتے تھے۔برصغیر میں پریس کی آمد کے بعد پمفلٹ اور پوسٹر سازی کا عمل اخبارات کی اشاعت سے قبل شروع ہو چکا تھا۔

۱۷۵۷ء میں سراج الدولہ کی شکست کے بعد کلکتہ انگریزوں کا پہلا دارالحکومت بنا جہاں ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنی کاروباری اجارہ داری کو قائم کرتے ہوئے اسے تیزی سے وسعت دینے اور اندرون ملک اشیاء کی ترسیل یقینی بنانے کے لیے بےشمار اقدامات کیے۔ایسٹ انڈیا کمپنی کے ولندیزی ملازم ولیم بولٹس جسے بعدازاں ملازمت سے برطرف

کر کے ملک بدر کر دیا گیا تھا، ۱۷۷۲ء میں لندن میں شائع ہونے والی اس کی اپنی کتاب کے مطابق ۱۷۶۵ء میں نمک، چھالیہ اور تمبا کو کی تجارت کو کمپنی کی اجازت کے بغیر ممنوع قرار دے دیا گیا اور اس کا اعلان ایک باقاعدہ اشتہار بنا کر کیا گیا، پوسٹر کی شکل میں بنائے گئے اس اشتہار کو شہر کے مختلف مقامات پر چسپاں کیا گیا (۱۵)۔ اس حوالے سے قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس اشتہار (اصل اشتہار کا عکس منسلک ہے) کو انگریزی کے علاوہ مختلف مقامی زبانوں میں بھی ترجمہ کر کے عوامی مقامات پر آویزاں کیا گیا، مگر افسوس کہ بولٹس کی اس کتاب میں صرف انگریزی اشتہار کا مکمل متن ہے، لیکن قیاس سے یہ اندازہ لگانا قطعاً مشکل نہیں کہ انگریزی کے علاوہ یہ اشتہار بنگالی، فارسی، سنسکرت، تامل اور ہندوستانی یعنی اردو زبان میں تو ترجمہ ضرور کیا گیا ہوگا۔ اسی سلسلے میں انگریزی زبان میں مسٹر بولٹس کا اپنا بنایا ہوا ایک اشتہار بھی خاصی اہمیت کا حامل ہے جو کہ دراصل ان کی ہندوستان سے ملک بدری کا سبب بنا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی سے برطرفی کے بعد انھوں نے اپنا ذاتی اخبار نکالنے اور اس کے ذریعے کمپنی کے رازوں اور بدعنوانیوں کا پردہ چاک کرنے کے لیے کلکتہ کے کونسل ہاؤس کے دروازے پر ایک اشتہار نصب کیا جس میں چھپائی کے فن سے واقف لوگوں کو رابطہ کرنے کی ترغیب دی گئی تھی (۱۶)۔

برصغیر میں آنے والی مختلف یورپی اقوام بالخصوص انگریزوں کی آمد کے بعد بیکریز کا قیام بھی انھی غیر ملکیوں کی ضرورتوں کے تحت عمل میں آیا (۱۷)۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے زیر انتظام انگریزوں کی قائم کردہ بیکریوں کے باہر کسی تہوار یا خاص موقع کے حوالے سے کیک کی تیاری کی اطلاع بذریعہ پوسٹر دی جاتی تھی جو کہ بیکری کے دروازے پر ہی چسپاں کیا جاتا تھا، لیکن اس کی زبان انگریزی ہی ہوا کرتی تھی۔ یا پھر نئی طبع شدہ کسی کتاب کا اشتہار پوسٹر بنا کر کتابوں کی دکان کے باہر لگا دیا جاتا تھا جو ابتداً انگریزی میں اور بعد ازاں اردو میں لکھی جانے والی کتابوں کی تشہیر کے لیے اردو زبان میں آویزاں کیے جاتے تھے۔ لیکن ایسے کسی اشتہار کا تصویری ثبوت ملنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس کی عام فہم وجہ یہی ہے کہ دیوار پر لگے پوسٹر نما کسی بھی اشتہار کی عمر بہت کم ہوتی ہے۔ اگر وہ پوسٹر کسی وجہ سے ایک دو مہینے ٹِک بھی جائے تو بالآخر موسم کے الٹ پھیر کی نظر ہو جاتا ہے۔ برصغیر میں پوسٹر سازی کا عمل تحریک آزادیٔ پاک و ہند میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

رسائل و جرائد میں شائع ہونے والا پہلا اشتہار

ابتدائی زمانے میں شائع ہونے والے اردو اخبارات ہفت روزہ ہوا کرتے تھے اور رسائل و جرائد ماہانہ۔ برصغیر میں شائع ہونے والے انگریزی اخبارات اور بعد ازاں اردو اخبارات میں کمپنی کی حکومت پر ہونے والی تنقید کی بنا پر وقتاً فوقتاً حکومت نے مختلف ایکٹس نافذ کر کے عام افراد کے لیے کسی اخبار یا رسالے کا اجرا خاصا مشکل بنا دیا تھا (۱۸)۔ لہٰذا صرف سرکاری سرپرستی میں چلنے والے اخبارات و رسائل ہی کامیابی اور تسلسل سے نکلتے رہے۔ مگر تمام پابندیوں کے باوجود ان تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعے حکام کی بے جا اور غلط پالیسیوں کو بھرپور طریقے سے اجاگر کیا جاتا رہا۔
۱۷۸۰ء کے بعد کلکتہ، بمبئی اور مدراس جیسے شہروں سے ماہانہ اور پندرہ روزہ رسائل کے کچھ حوالے ملتے ہیں

جو تمام کے تمام انگریزی زبان میں شائع ہوتے تھے۔ جن میں سے کچھ عیسائی مشنریز کے زیر انتظام نکالے جاتے تھے(۱۹)۔ ان میں سے کچھ میں فارسی کی تحریریں تو ضرور ملتی ہیں مگر نہ تو یہ اردو زبان میں کوئی تحریر ہوتی تھی نہ ہی اشتہار۔ کلکتہ سے نکلنے والا ''ایشیاٹک میسلینی'' (Asiatic Miscellnay) ہندوستان کا پہلا سہ ماہی (periodical) تھا جو ۱۷۸۵ء سے ۱۷۸۹ء تک نکلتا رہا (۲۰)۔ اس کے جولائی ۱۷۸۹ء کے شمارے میں ابتدائی صفحات پر دو اشتہارات ملتے ہیں جو کہ انگریزی زبان میں ہیں۔ جس میں سے ایک میں مدیر کی جانب سے مراسلہ نگاروں کا شکریہ اور پرنٹر کے ذریعے سبکرائبر اور ایجنٹ تک پہنچانے کا ذکر ہے (۲۱)۔ ''جام جہاں نما'' ۱۸۲۲ء کے بعد اردو کے پہلے علمی رسالے کا سراغ ''خیر خواہ ہند'' کے نام سے ملتا ہے جو کہ مرزا پور کے ایک پادری آر سی مارتھر ۱۸۳۷ء میں نکالا کرتے تھے (۲۲)۔ رومن اردو میں شائع ہونے والے رسالے کی سن ۴۹۔۱۸۵۰ء کی فائل انڈیا آفس لائبریری میں موجود ہے مگر اس میں شائع شدہ کسی اشتہار کا ثبوت بوجوہ حاصل نہ ہو سکا (۲۳)۔

دستیاب حوالوں اور تاریخی حقائق کی روشنی میں یہ بات برملا کہی جا سکتی ہے کہ اردو زبان میں شائع ہونے والا پہلا اشتہار ایسٹ انڈیا کمپنی کی جانب سے کلکتہ میں مختلف عوامی مقامات پر لگایا جانے والا وہ پوسٹر قرار پاتا ہے جس کا حوالہ ولیم بولٹس کی کتاب میں ملتا ہے۔ اس تناظر میں یہ امر بھی خارج از امکان نہیں کہ کمپنی کی جانب سے اس طرح کے اشتہارات ابلاغ کے ایک اہم ذریعے کے طور پر مستقل لگائے جاتے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ پہلا اردو اشتہار ۱۷۶۵ء سے کچھ اور قبل بھی کلکتہ کی دیواروں کی زینت بن چکا ہو۔

حواشی:

(۱) تیج کے بھاٹیا(Tej K.Bhatia)، *Advertising in Rural India: Language, Marketing Communication*، (ٹوکیو یونیورسٹی آف فارن اسٹڈیز، ۲۰۰۰ء)، ص ۵۳۔

(۲) جے آر رائے، قدیم مصر (لاہور: العصر پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء)، ص ۷۵۔

(۳) مارک ٹنگیٹ (Mark Tungate)، *Adland: A global history of advertising*، (لندن، کوگان پیج پبلشرز، ۲۰۰۷ء)، ص ۱۰۔

(۴) تھامس اوگوئن ودیگر (Thomas O'Guinn & Others)، *Advertising and Integrated Brand Promotion* (اسٹیم فورڈ، یو ایس اے: سینگیج لرننگ، ۲۰۱۴ء)، ص ۵۵۔

(۵) جون مکڈونف ودیگر (Jhon McDonough & Others)، *The Advertising Age, Encyclopedia of Advertising*، (شکاگو: فٹزروئے ڈئیر بورن پبلشرز، ۲۰۰۷ء)، ص ۸۴۲۔

(۶) اسلم جمشید پوری، اُردو زبان کے فروغ میں اشتہارات کا کردار، مشمولہ مجلہ بازیافت، جشن زریں نمبر (سرینگر: شعبۂ اُردو کشمیر یونیورسٹی)، ص ۳۷۸۔

(۷) ارون چودھری (Arun Choudhri)، *Indian Advertising:1780 to 1950* (نئی دہلی: ٹاٹا میگرا ہل پبلشنگ

کمپنی، ۲۰۰۷ء)،ص ا۔

(۸) Ibd p 16.

(۹) عبدالسلام خورشید، کاروانِ صحافت (کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۶۴ء)ص ۹۔

(۱۰) امداد صابری، تاریخ صحافت اُردو، جلد اول (دہلی: ناشر مصنّف، ۱۹۵۳ء)، ص ۵۳۔

(۱۱) جام جہاں نما، اشاعت ۲۳ جنوری ۱۸۲۸ء (بحوالہ امداد صابری، تاریخ صحافت اردو، جلد اول)، ص ۸۷۔

(۱۲) مارک ٹنگیٹ (Mark Tungate)، *Adland: A global history of advertising*، محوّلہ بالا، ص ۱۰۔

(۱۳) ہینری کلیری (Henry Cleere)، *Approaches to the Archaeological Heritage* (نیو یارک: کیمبرج یونیورسٹی پریس، ۱۹۸۴ء)، ص ۶۔

(۱۴) ویب گاہ: http://www.mirror.co.uk/news/uk-news/one-pound-fish-man-told-1504472 (viewd on 22nd July 2015)

(۱۵) ولیم بولٹس (William Bolts)، *Considerations on India affairs* (لندن: پکاڈلی اور اسٹرینڈ، ۱۷۷۲ء)، ص ۱۷۰۔

(۱۶) این ایل ہال ورڈ (N.L Hallward)، *William Bolts* (نیو یارک: کیمبرج یونیورسٹی پریس، ۱۹۲۰ء)، ص ۸۵۔

(۱۷) این پی سی ایس بورڈ۔ *Manufacture of Food & Beverages*، (دہلی: این آئی آر پروجیکٹ کنسلٹنسی سروسز کملا نگر، ۲۰۱۲ء)، ص ۲۹۔

(۱۸) متین الرحمٰن مرتضٰی، جنگ آزادی میں صحافت کا کردار اور مزاحمتی تحریریں، (کراچی: مقالہ برائے دوسری عالمی کانفرنس، وفاقی اردو یونیورسٹی، ۲۰۰۸ء)، ص ۴۱۔

(۱۹) دی مشنری میگزین (The Missionary Magazine)، شمارہ نمبر vi، (ایڈنبرگ: جنوری ۱۸۰۱ء)۔

(۲۰) عتیق صدیقی، ہندوستانی اخبار نویسی، کمپنی کے عہد میں (علی گڑھ: انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۵۷ء)، ص ۸۷۔

(۲۱) فرانسس گلاڈون (Francis Gladwin)، *The New Asiatic Miscellany*، شمارہ ۱، (کلکتہ: پریس آف جوزف کوپر، ۱۷۸۹ء)۔

(۲۲) امداد صابری، تاریخ صحافت اردو، محوّلہ بالا، ص ۲۲۶۔

(۲۳) عتیق صدیقی، محوّلہ بالا، ص ۲۸۰۔۲۷۹

مآخذ:

۱۔ اوگوئن، تھامس ودیگر (O'Guinn,Thomas & Others)، *Advertising and Integrated Brand Promotion*، ساتواں ایڈیشن، اسٹیم فورڈ، یو ایس اے: سینیج لرننگ، ۲۰۱۴ء۔

۲۔ این پی سی ایس بورڈ۔ *Manufacture of Food & Beverages*، دہلی: این آئی آر پروجیکٹ کنسلٹنسی سروسز کملا نگر، ۲۰۱۲ء۔

۳۔ بولٹس، ولیم (Bolts,William)، *Considerations on India affairs*، لندن: پکاڈلی اور اسٹرینڈ، ۱۷۷۲ء۔

۴۔ بھاٹیا، تیج کے (Bhatia,Tej K.)، *Advertising in Rural India: Language, Marketing, Communication*، ٹوکیو یونیورسٹی آف فارن اسٹڈیز، ۲۰۰۰ء۔

۵۔ ٹنگیٹ، مارک (Mark Tungate)، *Adland: A global history of advertising*، لندن، کوگان پیج پبلشرز،

۲۰۰۷ء۔

۶۔ جام جہاں نما، اشاعت ۲۳ جنوری ۱۸۲۸ء، بحوالہ امداد صابری، تاریخ صحافت اردو، جلد اول۔

۷۔ جمشید پوری، اسلم، اردو زبان کے فروغ میں اشتہارات کا کردار، مشمولہ مجلہ بازیافت، جشن زریں نمبر، سرینگر: شعبۂ اُردو کشمیر یونیورسٹی۔

۸۔ چودھری، ارون(Choudhri,Arun)، *Indian Advertising:1780 to 1950*، نئی دہلی: ٹاٹا میگرا ہل پبلشنگ کمپنی، ۲۰۰۷ء۔

۹۔ خورشید، عبدالسلام، کاروان صحافت، کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۶۴ء۔

۱۰۔ دی مشینری میگزین، شمارہ نمبر vi، ایڈنبرگ: جنوری ۱۸۰۱ء۔

۱۱۔ رائے، جے آر، قدیم مصر، لاہور: العصر پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء۔

۱۲۔ صابری، امداد، تاریخ صحافت اردو، جلد اول، دہلی، چوڑیوالان، ۱۹۵۳ء۔

۱۳۔ صدیقی، عتیق، ہندوستانی اخبار نویسی، کمپنی کے عہد میں، علی گڑھ: انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۵۷ء۔

۱۴۔ فرانسس گلاڈون(Francis Gladwin)، *The New Asiatic Miscellany*، شمارہ ۱، کلکتہ: پریس آف جوزف کوپر، ۱۷۸۹ء۔

۱۵۔ کلیری، ہینری(Cleere,Henry)، *Approaches to the Archaeological Heritage*، نیو یارک: کیمبرج یونیورسٹی پریس، ۱۹۸۴ء۔

۱۶۔ مرتضیٰ، متین الرحمٰن، جنگ آزادی میں صحافت کا کردار اور مزاحمتی تحریریں، کراچی: مقالہ برائے دوسری عالمی کانفرنس، وفاقی اردو یونیورسٹی، ۲۰۰۸ء۔

۱۷۔ مکڈونف، جون و دیگر(McDonough, John & Others)، *The Advertising Age, Encyclopedia of Advertising*، شکاگو: فٹزروئے ڈیئر بورن پبلشرز، ۲۰۰۷ء۔

۱۸۔ ویب گاہ: http://www.mirror.co.uk/news/uk-news/one-pound-fish-man-told-1504472

۱۹۔ ہال ورڈ، این ایل(Hallward,N.L)، *William Bolts*، نیو یارک: کیمبرج یونیورسٹی پریس، ۱۹۲۰ء۔